جلد ۳۴ | ۱۶ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۱۶ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

نبی سرروڈ (سندھ) ۱۴ مارچ۔ مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ گزشتہ تین ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں کسی قدر درد نقرس کی شکائت رہی۔ درد بڑھا نہیں۔ حضور زمینوں کے متعلق نگرانی فرما رہے ہیں۔ اور ضروری ہدایات دے رہے ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی اور دیگر افراد اہلبیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۵ ماہ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج بخار اور درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز مغرب مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا نے اپنے نسبتی برادر مولوی احمد علی صاحب اسلم پسر حسن محمد صاحب مرحوم کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا"

"اے نادان قوم! میں تمہیں کس سے مشابہت دوں۔ تم ان بدقسمتوں سے مشابہ ہو۔ جن کے گھر کے قریب ایک فیاض نے ایک باغ لگایا۔ اور اسمیں ہر ایک قسم کا پھلدار درخت نصب کیا۔ اور اس کے اندر ایک شیریں نہر چھوڑ دی۔ جس کا پانی نہایت میٹھا تھا۔ اور اس باغ میں بڑے بڑے سایہ دار درخت لگائے۔ جو ہزاروں انسانوں کو دھوپ سے بچا سکتے تھے۔ تب اس قوم کی اس فیاض نے دعوت کی۔ جو دھوپ میں جل رہی تھی اور کوئی سایہ نہ تھا۔ اور نہ کوئی پھل تھا۔ اور نہ پانی تھا تا وہ سایہ میں بیٹھیں۔ اور پھل کھاویں۔ اور پانی پئیں۔ لیکن اس بدبخت قوم نے اس دعوت کو رد کیا۔ اور اسی دھوپ میں شدت گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے: کہ ان کی جگہ میں دوسری قوم کو لاؤں۔ جو ان درختوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی۔ اور ان پھلوں کو کھائے گی اور اس خوشگوار پانی کو پیئے گی۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا۔ کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا۔ اور ان میں اور آفتاب میں کوئی اوٹ نہ تھی۔ اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اسی بلا میں مبتلا رہی۔ لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی۔ جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمن سے بچنے کے لئے مدد چاہی سو ایک دیوار ان کے لئے بنائی گئی۔ اس لئے وہ دشمن کی دست برد سے بچ گئے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں۔ جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی۔ وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں۔ جن کا دین دشمنوں کے دست برد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے۔ اسکو شرک اور دہریت کھا جائیگی مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی۔ اور شیطان ان پر غالب نہیں آئیگا۔ اور شیطانی گروہ ان پر غلبہ نہیں کریگا۔ ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی۔ اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۲-۱۴۵)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ ۔ ۱۶ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش مطابق

احیاء اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی شاندار مساعی

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے ۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے ۔ جس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا ۔ ابھی اسلام اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل نہیں ہؤا تھا ۔ اور نہ تقویٰ وطہارت کی دقیق راہیں بنی نوع انسان پر کھولی گئی تھیں کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدائے کلام میں ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ۔ اے ہمارے رسول تُو اس پیغام کو بنی نوع انسان تک پوری وضاحت کے ساتھ پہنچا جو ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے ۔ اس حکم کے اولین مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے ۔ مگر درحقیقت یہ ایک پروگرام تھا ۔ جو امت محمدیہ کے سامنے رکھا گیا ۔ اور جس کے ماتحت ہر فرد پر یہ ذمہ داری عاید کی گئی تھی کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنے دنوں اور اپنی راتوں کو وقف کردے مگر افسوس کہ جس طرح اسلام کے اور بیسیوں احکام مسلمانوں کی نگاہ سے اوجھل ہوگئے ۔ اسی طرح اس جلیل القدر حکم کو بھی انہوں نے فراموش کردیا اور یا تو یہ حالت تھی کہ مسلمان عرب سے اٹھے اور ساری دنیا پر چھا گئے اور یا آج یہ حالت ہے کہ کروڑوں ہونے کے باوجود مسلمانوں سے زیادہ خستہ حال اور کوئی نہیں ۔ ترقی اور عزت وکامرانی کے بلند ترین مقام سے گر کر ذلت ونکبت کے گڑھے میں مسلمانوں کا اس طرح اوندھے منہ گرنا ایک ایسی تلخ حقیقت ہے ۔ جس کا ذکر بھی زبان پر لاتے ہوئے جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے ۔ مگر حقیقت حقیقت ہے وہ چھپائے چھپ نہیں سکتی ۔ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھتے کہ وہ ہر کہ ومہ تک اسلام کا پیغام پہنچائیں ہر اسود اور احمر کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریں تو نہ صرف اُن کے اندر ہمیشہ ایک بیداری قائم رہتی بلکہ اُن کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا چلا جاتا اور وہ ایک غالب اور طاقتور اکثریت کی شکل اختیار کر لیتے ۔ لیکن انہوں نے اس حکم کو نظر انداز کردیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف اُن کی اپنی قوتوں میں اضمحلال پیدا ہوگیا بلکہ ان کی وسعت اور ارتقاء کا دائرہ بھی محدود ہوگیا ۔

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی اس خستہ حالی کو دُور کرنے اور ان کو پھر ایک نئی زندگی عطا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے وہ جماعت قائم فرمائی جس کا ہر فرد اپنے دل میں اشاعتِ اسلام کے لئے غیر معمولی تڑپ اور ولولہ رکھتا ہے ۔ اور وہ اپنے امام کی آواز پر اپنے وطن اور اپنے اعزہ واقرباء کو ترک کرکے غیر ملکوں میں جانا اور خدائے واحد کا نام بلند کرنا اپنی انتہائی خوش نصیبی سمجھتا ہے ۔ یورپ کی سرزمین اس امر کی شاہد ہے کہ اشاعتِ اسلام کا وہ فریضہ جسے مسلمانوں نے نظر انداز کردیا تھا اُسے پھر جماعت احمدیہ نے اپنے عمل سے زندہ کردیا ہے ۔ پھر صرف یورپ پر ہی منحصر نہیں چین اور جاپان اور سماٹرا اور جاوا اور سٹریٹ سیٹلمنٹس اور مصر اور شام اور فلسطین اور اسی طرح افریقہ اور بیسیوں ممالک سب اس امر کے شاہد ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے ۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کئے ہوئے ہے ۔ اور جو ایک بار پھر وہی زمین اور آسمان قائم کرنا چاہتی ہے ۔ جو آج سے تیرہ سو سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوا ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ انبیاء کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے ۔ کہ وہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کریں ۔ اور سابق نظام کو بدل کر ایک نیا نظام قائم کریں ۔ ایسا نظام جس میں بڑوں کے حقوق بھی محفوظ ہوں اور چھوٹوں کے بھی ۔ سرمایہ دار مزدور پر ظلم نہ کرے ۔ اور مزدور سرمایہ دار کا حق چھیننے کی کوشش نہ کرے مگر یہ انقلاب پیدا نہیں ہوسکتا ۔ جب تک لاکھوں نفوس اس کے لئے اپنی زندگیاں قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک اُمّت کا وجود ضروری قرار دیا ہے ۔ فرماتا ہے ۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر تم میں سے ایک امت ایسی ہونی چاہئے جس کا کام یہ ہو کہ وہ لوگوں کو بدی سے روکے اور نیک باتوں کا حکم دے ۔ جب تک اس قسم کے افراد کسی قوم میں پیدا نہ ہوں ۔ اسوقت تک مذہب کی اشاعت کا فریضہ صحیح معنوں میں سرانجام نہیں دیا جاسکتا ۔ بیشک دنیا کی نگاہ میں ایسے لوگ دیوانے ہونگے ۔ وہ انہیں سرپھرے کا خطاب دیگی ۔ اور ان کی مذہبی مساعی کو دیکھ کر ہنسے گی کہ یہ لوگ کیوں اپنی عمر عزیز ضائع کررہے ہیں ۔ لیکن حقیقت بین نگاہ جانتی ہے ۔ کہ یہی دیوانے ہیں ۔ جن پر دنیا کے امن کا انحصار ہے ۔ اور یہی سرپھرے ہیں ۔ جن کی اسلام کو ہر وقت ضرورت ہے ۔ وہ عقلمند اسلام کو درکار نہیں جو اپنے آرام کے خیال سے گھروں میں دبک کر بیٹھے رہیں ۔ اور جہاد کے لئے سربکف ہوکر نہ نکلیں ۔ اسلام کو وہ دیوانے درکار ہیں ۔ جو اپنے ہاتھ سے ابراہیمؑ کی طرح اپنے بیٹوں کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوں اور جن کی نگاہ میں دنیا کی ہر بڑی سے بڑی قربانی بھی بالکل حقیر اور ذلیل ہو ۔ یہی وہ نکتہ ہے ۔ جسے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تقاریر اور خطبات میں متواتر جماعت احمدیہ کے سامنے رکھا اور انہیں بتایا کہ اسلام کا احیاء ہم سے ایک بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے ۔ والدین کا فرض ہے ۔ کہ وہ اپنی اولادوں کو خدمت دین کے لئے وقف کریں اور اولادوں کا فرض ہے ۔ کہ وہ اپنی پوری ہمت اور استقلال کے ساتھ ہر قسم کے مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام اکناف میں بلند کرنے کے لئے غیر ممالک میں نکل جائیں ۔ اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیں ۔ جب تک کوئی ایک متنفس بھی ایسا باقی ہو جو حلقہ اسلام میں شامل نہ ہو جماعت احمدیہ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت کامیابی کی اس شاہراہ پر گامزن ہے ۔ اور وہ ہزاروں لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بناچکی ہے ۔ لیکن ہماری خواہش اور آرزو یہ ہے ۔ کہ باقی مسلمانوں کے اندر بھی یہی دیوانگی پیدا ہو اور اُن کے اندر بھی ایسے سرفروش اور جانباز مجاہدین ہوں جو اشاعت اسلام کے لئے اپنی ہر چیز قربان کردینے کا عزم صمیم رکھتے ہوں ۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اب تک اس اہم فریضہ کی طرف توجہ نہیں کی وہ اعتراف کرتے ہیں کہ :-

"اسلام کوئی کاروباری سکیم نہیں ہے ۔ بلکہ ایک خدمت کا پروگرام ہے ۔ اسے بنئے نہیں کرسکتے اس کے لئے "دیوانے" چند درکار ہیں یہاں ہر کام پر بل پیش کرنے والوں اور ہر محنت پر فیس طلب کرنے والوں کی ضرورت نہیں بلکہ اپنا سب کچھ لٹانے والوں اور گھر سے کھا کر پرایا کام کرنے والوں کی ضرورت ہے ۔" (کوثر ۱۳ مارچ)

مگر باوجود اس اعتراف کے مسلمانوں میں اس قسم کے دیوانے نہ اب تک پیدا ہوئے ہیں اور نہ آئندہ پیدا ہونے کی کوئی امید کی جاسکتی ہے ۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے ہر قسم کے دنیوی مالوفات کو پرے پھینک کر خدمت اسلام کے لئے سینہ سپر ہوجائیں ۔ ہاں جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے اس قسم کے جانباز مجاہدین عطا فرمائے ہیں اور ان کی تعداد میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔ اگر باقی مسلمان بھی اشاعت اسلام کا حقیقی جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ بجائے آپس میں دست وگریبان ہونے کے اس مقصد عظیم کو اپنے سامنے رکھیں ۔ اور اپنی ساری [illegible]

حقائق القرآن - فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ان صفات کا ذکر جو قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہیں

سورہ تکویر کی آیات فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اور جس میں ان تین صفات کا ذکر کیا ہے۔ جو قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہیں تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۲۲۹-۲۳۰ سے درج ذیل کی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔

فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس میں گواہ کے طور پر ان ہستیوں کو پیش کیا گیا ہے۔ جن کی تین صفات ہیں۔ وہ خنس ہیں یعنی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ آگے کو چلتی ہیں اور چھپ جاتی ہیں۔ ان صفات والی ہستیوں سے مراد اس زمانہ کے مسلمان ہیں۔ یہ تین صفات وہ ہیں جو قوم کی تباہی کا موجب ہوتی ہیں۔

(۱) خطرہ کے وقت پیچھے ہٹ جانا۔

(۲) بلا غور و فکر آگے بڑھتے چلے جانا۔

(۳) سب کام چھوڑ چھاڑ کر گھروں میں نکمے بیٹھ جانا۔

چونکہ پہلی آیت میں علمت نفس ما احضرت فرمایا تھا۔ یعنی انسان نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ضرور دیکھ لیگا اس سے اس زمانہ کے اعمال کو بتاتا ہے کہ وہ اس وقت تین پہلو رکھتے ہوں گے۔ یعنی اول مسلمان مغربیت سے ڈر کر میدان سے بھاگ جائیں گے۔ اور غلط راستہ اختیار کریں گے۔ پھر اس کے ساتھ ہی عقل و دانش کو ترک کر کے رسمی اسلام کو بھی پیش کرتے رہیں گے۔ لیکن باوجود اس کے حقیقی قربانی ان سے مفقود ہو گی وہ چھپ کر گھروں میں بیٹھ جائیں گے۔ اور دشمن کا روحانی مقابلہ نہ کرینگے۔ بھلے برے سے کچھ تعلق نہ رکھیں گے۔ اس وجہ سے اسلام کمزور ہو جائیگا۔ اور دشمنان اسلام غالب آتے چلے جائیں گے۔ ادنیٰ تدبر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کہ یہی زمانہ اس سورت میں مذکور ہے۔ مسلمانوں کی حالت ایسی ہی ہے۔ اول تو سب کے سب مسلمان خنس ہیں۔ یعنی سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اور نقطۂ صداقت سے واپس ہٹ گئے ہیں۔ یعنی انہوں نے کفر کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اسی طریق کو وہ خدمت قوم و خدمت ملک سمجھتے ہیں۔ یورپ کے طریق اور یورپ کے رویہ کو اور اس کے فلسفہ کو ان لوگوں نے اپنا راہ نما بنا لیا ہے۔ اور اس کے خلاف کو موجب خسران و تباہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت وہ نام کے مسلمان ہیں۔ اور انہوں نے مغربیت کا نام اسلام رکھ لیا ہے۔ اب یہ حال ہے کہ ایک ہی طور و طریق رکھ کر ایک آدمی عیسائی کہلاتا ہے۔ اور ویسا ہی طور و طریق رکھ کر دوسرا آدمی مسلمان کہلاتا ہے۔ محقق دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ کہ یہ کیا عجیب بات ہے۔ کہ وہی طور و طریقہ مسیحیت بھی کہلاتا ہے۔ اور اسلام بھی لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی یہ حالت ہے۔ کہ جہاں وہ حقیقت میں اسلام سے ہٹ گئے ہیں۔ ظاہر میں وہ اسی راستہ پر چلے جا رہے ہیں۔ اور کہلاتے مسلمان ہی ہیں۔ گویا ایک طرف اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کیطرف رغبت بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور یہ دکھاتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی راستہ پر چل رہے ہیں۔ لیکن ان کا یہ جوش و خروش صرف رسمی اور زبانی ہے۔ کیونکہ جہاں ایک رسمی اسلام کی اتباع کا ان کو دعوےٰ ہے۔ وہاں یہ بھی نظر آتا ہے۔ کہ کام کے وقت وہ اپنے گھروں میں چھپ جاتے ہیں۔ اور اسلام کی خاطر کوئی قربانی نہیں کرتے۔ یہ نقشہ لفظاً لفظاً اس وقت کے مسلمانوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم کو چھوڑ چکے ہیں۔ مگر باوجود اس کے اسلام پر چلنے کے دعویدار بھی ہیں۔ اور اس کی تائید میں خوب نعرے بھی لگاتے ہیں۔ لیکن عملاً وہ ہر سچی قربانی سے گریز بھی کر رہے ہیں۔ اس گری ہوئی حالت میں بھی اگر مسلمان سچی قربانی کریں۔ جس طرح یورپ کے لوگ کرتے ہیں۔ تو وہ اپنی دنیوی عزت کا کثیر حصہ واپس لے سکتے ہیں۔ مگر حقیقی عمل کے وقت وہ کنس ہو جاتے ہیں۔ یعنی اپنی غاروں میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں اور دشمن اسلام کی متاع لوٹ کر لے جاتا ہے۔ یورپ تو الگ رہا۔ ہندوستان کی غلام اقوام کے مقابلہ پر بھی مسلمان باوجود لبعض قوموں سے زیادہ ہونے کے ان کے مقابلہ پر دلیری سے نہیں کھڑا ہو سکتا۔ کیونکہ دائمی اور مستقل قربانی سے وہ گھبراتا ہے۔ اس لئے پہلی جھپک کے بعد وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتا ہے۔ اور میدان ہمیشہ اس سے کمزور لیکن زیادہ منظم کے ہاتھ میں آجاتا ہے"۔

پھر اس کے بعد والی دو آیتوں والیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس کی تفسیر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

پہلی آیت میں جو بھیانک نقشہ اس زمانہ کے مسلمانوں کا کھینچا گیا تھا۔ اور جسے دیکھ کر تباہی کے سوا کوئی انجام نظر نہ آتا تھا۔ اب ان آیات میں تسلی دلاتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ تاریکی کا یہ دور دائمی نہ ہو گا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ رات کو بھی بطور شہادت پیش کرتا ہے۔ جب وہ چلی جائیگی اور خاتمہ کے قریب پہونچ جائے گی۔ اور صبح کو بھی بطور شہادت پیش کرتا ہے۔ جب وہ سانس لے گی۔ یعنی اپنے وجود کو ظاہر کرنے لگے گی۔ رات کا جانا اور صبح کا آنا تنزل کے دور کے خاتمہ اور ترقی کے نئے دور کے ظہور پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ اسلام کے اس دور تنزل پر اللہ تعالےٰ خاموش نہ رہے گا۔ بلکہ اسے دور کرنے کے سامان پیدا کریگا۔ اور اس وقت مسیح کا ستارہ اس کی طرف سے طلوع ہو گا۔ یعنی وقت کا مصلح اور امام جو ہر تاریک رات کے بعد صبح کے ستارہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے اس وقت ظاہر ہو گا۔

جب ظلمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور انسان روشنی کے ظہور سے مایوس ہو جاتا ہے۔ اس وقت اگر روشنی کے پھلنے کے آثار نمودار ہوں تو وہ نظارا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے ایک انسان بظاہر مرا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل ابھی زندہ ہوتا ہے۔ اس وقت جب اس کے مونہہ پر پانی کے چھینٹے دیئے جاتے ہیں۔ تو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد وہ ایک ہلکی سی سسکی لیتا ہے۔ جس پر گھر والے خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے والصبح اذا تنفس۔ اس وقت ایسا تاریکی کا زمانہ ہوگا کہ ہر شخص کہے گا اسلام اب مر چکا اس کی زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں رہے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اسلام کے مردہ کو چھوڑ کر چلے جائینگے۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بیٹھ کر رونے لگ جائیں گے۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہونگے جو اپنے کام میں لگے رہیں گے۔ اور وہ اس کے مونہہ پر چھینٹے دیتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اسلام ذرا سا سانس لے گا۔ اس وقت سب کہیں گے کہ لو اسلام زندہ ہو گیا۔ پس فرماتا ہے والصبح اذا تنفس۔ ہم شہادت کے طور پر صبح کو پیش کرتے ہیں۔ جب وہ کوشش سے ایک سانس لے گی۔

تنفس الصبح کے معنی ہوتے ہیں تبلج الی الشرق واناد یعنی روشن ہو گئی۔ یا اس نے روشن کر دیا۔ اس مفہوم کو اور طرح بھی ادا کیا جا سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے الفاظ ایسے رکھے ہیں۔ جو مایوسی کی حالت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ اسلام کی ترقی اس وقت ناممکن خیال کی جاتی ہو گی بہر حال فرماتا ہے وقت آئیگا جب رات دور ہو جائے گی۔ اور صبح کوشش سے ایک سانس لے گی۔ جس پر مسلمانوں کے چہرے بلند ہو جائیں گے۔ اور ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو جائے گا۔ کہ اسلام اب ضرور غالب آ کر رہے گا۔ اور خدام اسلام جیت جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیب کی لعنتی موت سے بچائے گئے تھے

(۲)

حضرت مسیح آسمانی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے اور اپنے مشن اور مقصد کو واضح کرتے ہوئے اپنے حواریوں کو یوں مخاطب فرماتے ہیں۔

"[کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔] کیا تم سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈیگا۔ اور اگر ایسا ہو کہ اُسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کریگا۔ اسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ ان چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔"

(متی ۱۸/۱۱-۱۴)

مندرجہ بالا تقریر میں حضرت مسیح چار بڑے بڑے مقاصد بیان فرماتے ہیں۔

(۱) سب سے اول یہ کہ میرے آنے کا مقصد کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کر انہیں نجات دینا یعنی اپنے مرید بنانا ہے۔

(۳) خواہ مجھے پہاڑوں پر جا کر بھٹکی ہوئی بھیڑوں (قبائل بنی اسرائیل جو گمشدہ ہیں) کو نہ ڈھونڈنا پڑے میں ڈھونڈونگا۔ اور میری خوشی اسی میں ہے۔ کہ میں اُن کو ڈھونڈ نکالوں۔

(۴) خدا تعالےٰ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اُس کا بالکل یہ منشا نہیں کہ میں گمشدوں کو ہلاک ہونے دوں۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ میں اُن کو ضرور تلاش کروں اور وہ میرے ذریعہ نجات پائیں

اب ہم بالترتیب ہر ایک مقصد پر کچھ بیان ہدیہ ناظرین کریں گے۔

۱۔ سب سے اول بات یہ ہے۔ کہ مسیح کا پہلا مقصد یہ تھا کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے۔ کیا کھوئے ہوؤں سے مراد تمام کے تمام اہل دنیا ہو سکتے ہیں جن کی نجات کے لئے حضرت مسیح آئے تھے۔ نہیں یہ بات نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دنیا والے تو دنیا میں ہر جگہ موجود تھے۔ اُن کے ڈھونڈنے اور تلاش کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور پھر ان کا تلاش کرنا یا چاروں طرف دنیا میں جانا مسیح کا مقصد نہیں تھا۔ کیونکہ وہ تو خود کہتا ہے۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(متی ۱۵/۲۴)

یعنی ساری کی ساری اسرائیل کی بھیڑیں کھوئی ہوئی نہیں ہیں بلکہ اس گھرانے کی کچھ بھیڑیں کھوئی گئی ہیں۔ اور مسیح کہتے ہیں۔ کہ میں صرف کھوئی ہوئی کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ گویا اسرائیل کی بھیڑوں یعنی قبائل کے دو حصے ہو گئے ایک موجود اور دوسرے کھوئے ہوئے۔ تو اس کھوئے ہوئے سے مراد گمشدہ کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ ویسے تو روحانی طور پر سب کے سب ہی کھوئے ہوئے تھے۔ مگر جسمانی طور پر کھویا ہوا صرف ایک ہی حصہ بنی اسرائیل کا ثابت ہوتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی تاریخ اور بائیبل اسرائیل کے کسی حصہ کو گمشدہ قرار دیتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر مزید سرگردانی کی ضرورت نہیں چنانچہ دیکھئے "سلاطین اور تاریخ" جو کتاب مقدس کا بڑا اہم حصہ ہے۔ اس میں یوروشلم کی تباہی اور بابلی حوادث کا ذکر ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہودی یعنی اسرائیل کے قبائل مشرقی بلاد کی طرف جلاوطن ہوئے۔ اس کے علاوہ "واقعات سیر و سیاحت مصنفہ ڈاکٹر برنیر فرانسیسی جلد دوم" ملاحظہ فرمایئے جس سے روز روشن کی طرف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شالمنسر شاہ اسور سامریہ سے مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا تھا۔ اور آخر وہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں آباد ہو گئے تھے۔ یہ تو ضرور تھا۔ کہ مسیح اس طرف سفر اختیار کرتا کیونکہ اس کی نبوت کی علت غائی ہی کھوئے ہوؤں کا پتہ لگانا تھی۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ مسیح کا آسمان سے آنا بھی فضول تھا اور جانا بھی فضول۔ کیونکہ دنیا پر اور کسی جگہ گمشدہ قبائل کا پتہ نہیں اور مسیح کا مقصد ہی ان کو ڈھونڈنا تھا۔ تو ضروری بات ہے۔ کہ جب ۱۰ قبائل گم ہیں۔ تو دنیا کے پردہ پر نہیں تو آسمان پر ہی چلے گئے ہوں گے پھر مسیح کے دنیا میں آنے کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ آسمان پر ہی اُن کو تبلیغ کر لیتا اور چونکہ ایک پوری قوم اس کی مرید ہوئی تھی۔ لہذا بجائے اکلوتا بیٹا خدا کے دائیں طرف بیٹھنے کے پوری قوم معہ مسیح کے خدا کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی ہوگی۔ کیونکہ مسیح کی بھیڑیں مسیح سے جدا نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ شاخ کو جڑ سے جدا ہونا چاہیئے اور اس صورت میں مسیح اکلوتا خدا کا بیٹا نہ ٹھہرا بلکہ لاکھوں بیٹے خدا کے ہوئے۔ مگر یہ عقیدہ عیسائی حضرات کا نہیں تو پھر لامحالہ دوسری بات ہی درست ہے۔ کہ گمشدہ بھیڑیں شرقی بلاد میں ہی کہیں تھیں اور ان کی طرف جانے کے لئے مسیح کو آسمان پر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ صلیب سے بچ کر ایک لمبا سفر کرنا لابدی تھا جس کے بعد وہ اپنی بھیڑوں کو ڈھونڈے اور اپنے مقصد کو پورا کرنے والا ٹھہرے۔ یوں بھی یہ خدا تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ مسیح کے نام سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے سفر کیا۔ کیونکہ مسیح سیاحت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ مگر تین سال کے زمانہ نبوت میں تو کہیں بھی سیر ثابت نہیں۔ اور آسمانوں کی سیر تو مراد ہی نہیں تھی۔ کاش دنیا اس نقطے پر غور کرے اور سمجھے۔

۲۔ دوسرے یہ ضروری تھا کہ گمشدہ قبائل کو ڈھونڈ کر اُن کو مرید بناتا۔ کیونکہ مسیح نے فرمایا تھا کہ یونس نبی والا نشان دیا جائیگا۔ (متی ۱۲/۳۹) اور یونس علیہ السلام کی قوم نے واقعہ مچھلی کے بعد ان کو قبول کر لیا تھا۔ تو ضرور تھا کہ مسیح کے گمشدہ قبائل بھی اُن کو قبول کرتے۔ تا کہ نشان پورا ہوتا۔ ورنہ یوروشلم کے قبائل کو تو مسیح واقعہ صلیب کے بعد نظر ہی نہیں آئے۔ چہ جائیکہ مسیح ان کو پیغام حق پہنچاتے۔ اور چونکہ یونس علیہ السلام کو مچھلی کے واقعہ کے بعد اپنی قوم میں حکومت۔ قبولیت اور عزت حاصل ہوئی تھی۔ سو ضرور تھا۔ کہ مسیح کو بھی گمشدہ قبائل میں حکومت۔ قبولیت اور عزت حاصل ہوتی۔ چنانچہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ گمشدہ قبائل اسرائیل کشمیر۔ تبت۔ افغانستان میں تھے اور مسیح نے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کا بدھ مذہب میں پتہ لگا لیا اور بالآخر یہ قبائل مسیح پر ایمان لائے اور انہیں یہاں بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔ ؎

سب رنج اور کلفتیں مسیح کی دُھل گئیں
چلنے لگی نسیم عنایت یار سے

۳۔ ضرور تھا کہ مسیح پہاڑوں اور جنگلوں میں قبائل کو ڈھونڈتا پھرتا اور ایک ایک بھیڑ کو ڈھونڈ کر خوشی مناتا۔ مگر یروشلم اور اس کے نواح میں کتنے پہاڑوں اور جنگلوں میں مسیح پھرا اور گمشدوں کو ڈھونڈ نکالا۔ نہیں بلکہ واقعہ صلیب کے بعد ایران افغانستان اور کشمیر کے پہاڑوں میں اور اپنی بھیڑوں کو پہاڑوں میں ڈھونڈ نکالا۔ قرآن شریف میں بھی آتا ہے۔

وَاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ پارہ ۱۸ سورہ مومنون

ترجمہ اور ہم نے پناہ دی دونوں (مسیح اور ان کی والدہ) کو ایک بلند قابل رہائش اور چشمے والی جگہ کی طرف۔ گویا اس نے کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھ نکالا۔ انہیں نجات بھی دی اور ان کے ڈھونڈنے میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ آخر ان کو پا کر بڑا خوش ہوا۔ اور وہ قبائل پہاڑوں میں ہی تھے۔ جو کشمیر اور تبت کے پہاڑ ہیں۔

۴۔ خُدا جس نے مسیح کو بھیجا وہ نہیں چاہتا تھا کہ گمشدہ قبائل جہالت میں ہلاک ہو جائیں بلکہ اُس کا عین منشا تھا۔ کہ مسیح اُن کی تلاش کرے۔ اور وہ مسیح کے ذریعہ نجات پائیں۔

ابھی یہ کتنی عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو خدا چاہتا ہے۔ اور اُس کا ارادہ ہی یہ ہے۔ اور اسی لئے اُس نے مسیح کو بھیجا ہے۔ کہ گُم شدہ قبائل کی طرف جاکر اُن کو پیغام حق پہنچائے اور دوسری طرف فوراً اُسے آسمان کی طرف بادلوں میں اوپر کھینچ لیتا ہے۔ گویا خُدا خود اپنے منشا اور قول اقرار اور وعدے کے خلاف کرتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے مسیح کے ناکام اور نامراد ہونے پر مہر لگاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

یاد رکھو آج تک کبھی نہیں ہوا کہ خدا اور بندے کا ارادہ جب موافقت کر جائے تو کام ویسا نہ ہو۔ اور یہاں تو خدا تعالیٰ نے صریح اپنا منشا اور ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کہ گُم شدہ قبائل کا ایک آدمی بھی ضائع ہونا نہیں چاہیئے۔ اور مسیح بھی کہتا ہے۔ کہ میرا کام ہے۔ کہ اسرائیل کے گُم شدہ قبائل کو ڈھونڈ نکالوں اور پھر اُن کو نجات دوں۔ تو پھر گم شدہ قبائل کو کیوں نہ ڈھونڈا اور کیوں یہ دسوں گم شدہ قبائل مسیحی نہ ہوئے اور کیوں وہ ضائع ہو گئے۔ اس صورت میں نہ انجیل کا اعتبار رہتا ہے۔ نہ انجیل کے یسوع کا نہ انجیل کے خُدا کا۔ پس اے عیسائیو خدا سے ڈرو۔ مسیح کی جھوٹی محبت میں اُس کو جھوٹا نہ بناؤ اور اُس کے وعدے اور پیش گوئیوں پر تمسخر نہ کرو۔ بلکہ آنکھیں کھولو اور یقین کرو کہ خدا کا مقرب مسیح صلیب کی لعنتی موت سے بچ گیا تھا۔ اور سفر کر کے کشمیر تبت کی طرف آیا اور یہاں ہی قبولیت حاصل کر کے فوت ہو گیا۔ اور محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں دفن ہے۔

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

اعلان تبلیغ خاص

احباب کی توجہ پھر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ ہنوز امید سے بہت کم چندہ ہوا ہے۔ حالانکہ مالی ضرورت بڑھتی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ جلد حوصلہ مند احباب اس ضرورت کو پورا کر دیں گے۔ صدر انجمن میں اس آمد کی مد کھلی ہوئی ہے۔ ذوالفقار علی خان
ناظم تبلیغ خاص

"یوم الخلافة" کی تقریب پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا شاندار جلسہ

قادیان ۱۴ ماہ امان کل بعد نماز عشاء بتقریب "یوم الخلافة" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد قائد عمومی نے انصار اللہ کا عہد نامہ دوہرایا۔

جناب مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ نے "خلافت ثانیہ کے متعلق حضرت خلیفة المسیح الاول رضؓ کے ارشادات" پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی ہی اس بات پر شاہد ناطق ہے۔ کہ آپ خلافت کی اہمیت اور اسکی ضرورت ہمیشہ ہی بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو یہ سمجھاتے رہتے کہ خلافت کا بقاء اور وجود قومی زندگی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ میرے خیال میں اس بات کی وضاحت کے لئے حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی دو وصیتوں کو منظر عام پر لانا ضروری ہے۔

جب حضرت خلیفة المسیح الاول رضؓ شدید بیمار ہوتے اور آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آپ کی زندگی اب ختم ہو جائیگی۔ تو آپ نے ایک وصیت تحریر فرمائی۔ جس میں وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا۔ کہ میرے بعد حضرت صاحبزادہ محمود ایدہ اللہ الودود ہی خلافت کے اہل ہیں۔ لیکن بعد ازیں اللہ تعالیٰ کی مشیت اور مومنوں کی تضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں حضور صحت یاب ہو گئے۔ تو مرقومہ وصیت ضائع کر دی گئی۔ آخری بار جب آپ مرض الموت میں تھے وفات سے صرف نو روز قبل ایک اور وصیت تحریر فرمائی جو ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اور جس میں اس بات کا تذکرہ تھا۔ کہ میرا جانشین متقی ہر دلعزیز عالم باعمل حضرت صاحب کے نئے اور پرانے اصحاب سے سلوک چشم پوشی کرنے والا اور سب کا خیر خواہ ہو۔ یہ وصیت اس بات کو وضاحت سے ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ اپنے بعد خلافت کے قیام اور اسکے بقاء کو امر لابدی سمجھتے تھے۔

خلافت ثانیہ کے متعلق بعض نادان لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وصیت اس بات پر شاہد ہے کہ آپ حضرت خلیفہ ثانی کو ہی خلافت کا اہل سمجھتے تھے۔ اور آپ اپنی ساری عمر اس بات کو وضاحت سے اور بعض اوقات اشاروں اور کنایوں میں بیان فرماتے رہے۔

آخر میں آپ نے راہ گم کردہ بھائیوں کی خدمت میں اپیل کی۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اور جماعت کے احباب کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب کی تقریر

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے "برکات خلافت ثانیہ" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے فرمایا۔ اس مضمون کی وسعت اور پھیلاؤ اس قدر زیادہ ہے۔ جس قدر حضور کی برکات اور قوت قدسیہ کی وسعت اور پھیلاؤ ہے۔ اور اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جماعت کے ہر فرد پر بلا استثنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی برکات کسی نہ کسی رنگ میں اور کسی نہ کسی طرح وارد ہوئی ہیں۔

مختصراً حضور کی برکات کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور کے برکات و انوار اور حضور کے بڑے کام وہی ہیں۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے تھے۔

جناب شاہ صاحب موصوف نے حضور کے تبحر علمی اور دینی و دنیاوی علوم کا مختصراً ذکر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ پر آپ کے علمی فیضان کے اثر و نفوذ کا ذکر فرمایا۔

آپ نے حضور کے قرآنی علوم و معرفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضور قرآنی علوم کے بحر بیکراں ہیں۔ آپ کے قرآنی علوم میں لاتناہی معارف سننے سے قرآن کریم کے ہر عاشق کی پیاس بجھ جاتی ہے۔ آپکے قرآنی علوم کی وسعت اس قدر زیادہ اور وسیع ہے۔ کہ ہر کس و ناکس اسکا معترف ہے

آپکی ایک اور برکت تزکیۂ نفس کی قوت ہے۔ حضور کی مجلس عرفان میں بیٹھا ہوا ایک شخص اپنے آپکو روحانیت کے ایک سمندر میں پاتا ہے اسکی کیفیت بالکل اور ہی ہو جاتی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ روحانیت کی ایک لہر ہے۔ جو رگ و ریشہ میں سرایت کر رہی ہے۔ حضور کی قوت قدسیہ کا اظہار کرتے ہوئے آپنے فرمایا۔ کہ حضور کی قوت قدسیہ نے جماعت کے ہر فرد کو روحانیت اور نیکیوں میں اعلےٰ وارفع کر دیا ہے۔

حضور کے حکمت و فلسفہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ کی علم و عرفان کی مجلس اور تفسیر کبیر اور آپ کی ہر کتاب سے آپ کے ارشادات سے دنیا کے تمام علوم ہم پر روز روشن کیطرح کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی دقیق مسئلہ دقیق نہیں رہتا۔ اور کوئی گہرا مسئلہ گہرا نہیں رہتا۔

جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بعض بدقسمت یہاں سے کٹ کر چلے گئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے عہد سعادت عہد سے جو برکات و فیوض حاصل کی ہوئی تھیں ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اور اسکا اظہار بعض ان اصحاب نے کیا ہے۔ جو اب بیعت خلافت میں آ گئے ہیں۔ کہ ہمیں اب وہی سماں نظر آتا ہے۔ جو حضور اقدس کے وقت میں تھا۔ اور وہی روحانی فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں۔ جو آپ کے وقت میں تھیں۔ لیکن وہ عرصہ جو حضور کی خلافت سے الگ گذرا وہ ایک تاریک زمانہ تھا۔ اطمینان قلب اور روحانیت اور تزکیہ نفس اور نور اور ٹھنڈک وہاں نصیب نہ تھی۔

نور نبوت اور الوہیت کا دنیا میں پھیلانا آپ کے مشنریوں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اور تبلیغی اور علمی رنگ میں دنیا کے تمام ممالک میں ان برکات و انوار کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ حضور کی دعاؤں کی قبولیت جماعت کے ہر فرد کے ہر دکھ اور تکلیف کا حل ہے۔ آپ کی قوت مکالمہ و مخاطبہ ایک عظیم الشان برکت اور رحمت ہے جو ہمیں میسر ہے۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تقریر

شاہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "بہائیت کی بنیاد کیا ہے" کے موضوع پر محققانہ رنگ میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ بہائیت کی بنیاد میں کسی قسم کے مصالحہ جات کا استعمال ہوا

خودغرضی کا مصالحہ - مداہنت کا مصالحہ - خودسری کا مصالحہ اس کے بہت بڑے اجزاء ہیں۔ اور آتش حسد کا بھی اس میں کافی دخل ہے۔ یہ وہ بنیاد تھی جس پر پیغامیت کی عمارت کھڑی ہوئی

مولوی محمد علی صاحب جو پیغامیت کے امیر ہیں۔ انہوں نے پہلے خلافت اولیٰ سے بھی انکار کیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ جماعت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔ تو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق آپ چپ رہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ شخص واحد جماعت کا خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور انہوں نے خلافت اولیٰ کے عہد میں اپنے اس خیال کو نہ چھوڑا۔ اور اپنے ساتھ اور بھی بہتوں کو ملا لیا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب اس کے اصل بانی تھے۔ ان سب نے مل کر لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے خیالات ڈالنے شروع کر دئیے۔ کہ خلیفہ انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور خلیفہ کو حق نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خود مختار ہو کر اور تمام جماعت اس کے ماتحت ہو۔

اس پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں وضاحت کے ساتھ خلیفہ کا مرتبہ بیان فرمایا۔

مولوی محمد علی صاحب کی نیّت کا اس امر سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے وصیت تحریر فرمائی۔ اور وہ وصیت تین بار مجمع میں پڑھائی گئی۔ اور حضرت خلیفہ اول رض نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا کہ اس پر آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔ تو یہ چپ رہے۔ کیونکہ اس وقت اگر وہ کچھ بولتے۔ تو انہیں معلوم تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رض وضاحت سے اس امر کا اظہار فرما دیں گے اور اس طرح ان کی تمام سکیمیں دھری رہ جاتیں۔

جناب قاضی صاحب نے ملائی سے پیغامیت کی حقیقت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس بات کا اظہار فرمایا۔ کہ ایسی عمارت دیر پا نہیں ہوا کرتی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ غیر مبایعین مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت کے موضوع پر تو گفتگو کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن مسئلہ خلافت پر گفتگو کرنے سے کتراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ پر گفتگو کر ہی نہیں سکتے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی تقریر

قاضی صاحب کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے قائد عمومی مرکزی انصار اللہ نے "خلافت ثانیہ کی علمی خدمات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ کہ تشحیذ الاذہان کی ابتداء حضور نے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس کی بنیاد رکھی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ قرآن کی تفاسیر کرتے تھے اور کرواتے تھے اور اس میں قرآن و حدیث پر مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے جاتے رہے اس امر کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ اس مجلس کے روح رواں تھے۔ آپ انفرادی طور پر بھی لوگوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور آپ نے بہت سے نوجوانوں کو اس رنگ میں پڑھایا۔ اور وہ حضور کے شاگرد آپ کے سریر آرائے خلافت ہونے سے قبل بنے خلافت کے بعد آپ نے تعلیمی اداروں اور درسگاہوں کے قیام کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد اور اجراء آپ کی توجہ کا ہی مرہون منت ہے۔ ابتداء میں آپ ہی اس کی مینیجری بھی کرتے رہے۔ اور اس مدرسہ کی کامیابی کے لئے مساعی فرماتے رہے۔ اور اب یہ مدرسہ علم دین کے لئے نہایت ضروری درسگاہ ہے

علاوہ ازیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اجراء جس کے متعلق اہل پیغام یہ کہہ گئے تھے۔ کہ یہ مدرسہ عیسائیوں کے قبضہ میں چلا جائے گا۔ آج علاوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کالج کا قیام بھی ہو چکا ہے اور اس سال سے یہاں ڈگری کالج کے علاوہ بی۔ ایس۔ سی کے کھولنے کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

غرضیکہ حضور نے دینی علوم کے علاوہ دنیاوی علوم کا بھی اہتمام نہایت عمدہ رنگ میں فرمایا ہے۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام ایک قابل قدر علمی خدمت ہے۔ جو کہ حضور کی توجہ سے قائم ہوئی۔ سارے صوبہ میں ایسی کوئی انسٹی ٹیوٹ نہیں ہے۔ اور مستقبل قریب میں اس کی عظیم الشان کامیابی یقینی امر ہے انشاءاللہ۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے نہ صرف جماعت کے مردوں کی تعلیمی تشنگی دور کرنے کے سامان مہیا فرمائے۔ بلکہ خواتین کے لئے بھی اعلیٰ تعلیم کا انتظام فرمایا۔ نصرت گرلز سکول کا اجراء۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام۔ عورتوں کی تعلیمی ترقی اور بہبودی کے لئے فرمایا ہے

علاوہ ازیں آپ کی ہر تقریر اور ہر مجلس ایک عظیم الشان علمی خدمت ہے۔ اور ان میں اس قسم کے علمی مسائل کا بیان ہوتا ہے کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء بھی اس کے سامنے سرنگوں ہوتے ہیں۔

آپ نے جماعت کے افراد میں سے ایسے عالم مجسم اور واقفین و مجاہدین پیدا کر دیئے ہیں۔ جو آپ کی قوت روحانیہ سے دینی علم اور دنیاوی علم کے عالم ہیں۔ اور اس طرح مصلح موعود کی پیشگوئی کی ایک علامت کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" نہایت شان سے پوری ہو رہی ہے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی تقریر

جناب درد صاحب کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے صدارتی تقریر کی۔ جس میں تقریروں پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ تمام تقریریں معلومات سے لبریز ہیں۔

آپ نے بیان کیا کہ ایک بڑی خدمت جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کی۔ وہ ابتداء میں پیغامی فتنہ کا استیصال اور اس کا مقابلہ ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ابتداء میں جب پیغامی فتنہ اپنے پورے جوش کے ساتھ اٹھا۔ تو اس وقت غیر مبایعین ہی سب کچھ تھے۔ علماء تھے تو وہ انگریزی خوان تھے تو وہ۔ دولت مند تھے تو ان میں جماعتی رنگ میں لیڈر تھے تو ان میں اور بظاہر کوئی خوبی نہ تھی جو ان میں پائی نہ جاتی ہو۔ اور انہوں نے ان تمام ہتھیاروں کے ساتھ ہمارا مقابلہ کیا۔ لیکن حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی وہ قوت قدسیہ۔ اور آپ کی روحانی طاقت ہی تھی۔ اور آپ کی اولوالعزمی ہی تھی۔ جس نے ہر طرح سے نہ صرف انکا کامیاب مقابلہ کیا۔ بلکہ ہر میدان میں ان کو ناکام کیا۔ اور ان پر فتح پائی۔ چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر پونے گیارہ بجے شب ختم ہوا (مرتبہ سید سجاد احمد)

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

"خلیفہ استاد ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔ جب ہر احمدی اس کو اپنا

مقصد حیات بنائے گا۔ اس وقت وہ کامیابی کا منہ دیکھے گا۔ اسی وقت وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر سکے گا۔ ورنہ وہ خدا سے اور اس کے دین سے دور تر ہوتا چلا جائے گا۔ خواہ زبان سے لاکھ وعدے کرے"

(ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت بابا نانک صاحب اور اُن کے جانشین

ہمارے سکھ دوست عموماً یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب اگر مسلمان تھے۔ تو انہوں نے اپنا جانشین گورو انگد صاحب کو کیوں مقرر کیا۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے سکھ بھائیوں کی طرف سے گورو انگد صاحب کی گوریائی کا دعویٰ پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ جو لوگ گورو انگد صاحب کو بابا صاحب کا جانشین تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ گورو انگد صاحب نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے بابا صاحب کا مسلک اختیار کر لیا تھا۔ سکھ کتب سے ظاہر ہے کہ انگد صاحب بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل ہندو تھے۔ اور ان کا نام بھی انگد کی بجائے لہنا تھا۔ اور وہ ہر سال ویشنو دیوی کے درشنوں کے لئے ایک قافلہ لے کر جایا کرتے تھے ایک سال وہ بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی تعلیم سے مشرکانہ زندگی سے تائب ہو گئے اور توحید کے پرستار بن گئے۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب گورمکھی صفحہ ۳۴۶ و نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب اقرادھ ادھیائے ۷ء اور اتہاس گورو خالصہ ہندی مصنفہ گوبند سنگھ صاحب نرملے صفحہ ۱۶۲)

اس کے علاوہ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ بابا صاحب کے اپنے دونوں حقیقی بیٹے آپ کے مسلک پر قائم نہ ہوئے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں وہ گورو گرنتھ صاحب سے مندرجہ ذیل حوالہ بھی پیش کرتے ہیں کہ

پتریں قول نہ پالیو کر پیر ہو کن مڑ بیٹھے
دل کھوٹے عاقی پھرن جنہہ بھالیاں چھیٹے

(وار رامکلی صفحہ ۹۶۷)

یعنی حضرت بابا نانک صاحب کے فرزندوں نے بابا صاحب کے قول کا پالن نہیں کیا۔ بلکہ بغاوت کا رنگ اختیار کیا اور ان کے دلوں میں کھوٹ تھا۔ نیز وہ بھائی گورداس کا مندرجہ ذیل قول بھی اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں کہ:-

پتریں قول نہ پالیا من کھوٹے عاقی نسیادا
(وار پہلی پوڑی صفحہ ۳۸)

یعنی بابا صاحب کے بیٹوں نے بابا صاحب کی فرمانبرداری نہ کی۔ ان کے دلوں میں کھوٹ تھا۔ اور وہ باغی تھے۔

پس ہمارے سکھ دوست انگد صاحب کی جانشینی کے ساتھ ہی اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ وہ بابا صاحب کے مسلک کو اختیار کر چکے تھے۔ اور بیٹوں کو بابا صاحب نے محض اس وجہ سے رد کر دیا کہ انہوں نے بابا صاحب کی اطاعت نہ کی۔ اس صورت میں جو لوگ گورو انگد صاحب کو بابا صاحب کا جانشین تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ان کو بابا صاحب کے مسلک سے الگ نہیں مان سکتے۔ ان کو یہی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ گورو انگد صاحب ہندو مذہب کو چھوڑ کر بابا صاحب کے ساتھ مل گئے تھے۔ گو بعد میں وہ اس پر قائم رہے ہوں یا نہ رہے ہوں۔ یہ الگ بات ہے بابا صاحب کا مذہب بالبداہت ثابت ہے۔ کہ وہ اسلام تھا۔

یہ بھی واضح رہے کہ جو لوگ بابا صاحب کے بعد گورو انگد صاحب کو ان کا جانشین تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے پاس گورو گرنتھ صاحب کے ۱۴۳۰ صفحات میں سے بابا صاحب کی بانی کی ایک سطر بھی ایسی نہیں۔ کہ جس میں حضرت بابا نانک صاحب نے ارشاد فرمایا ہو کہ میرے بعد میرا جانشین گورو انگد ہوگا۔ اور نہ گورو انگد صاحب کے کلام سے ہی یہ ثابت ہے کہ انہوں نے کسی مقام پر بابا صاحب کی جانشینی کا کوئی دعوے کیا ہو۔

سکھ صاحبان اداسی فرقہ کے لوگوں کو جو بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ سکھوں کا ایک فرقہ تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے اخباروں اور کتابوں میں اس بات کا اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ کہ اداسی سکھ ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ:-

"اداسی سکھ ہیں، اور سکھ تھے اور سکھ رہینگے۔ ان کو دنیا کی کوئی طاقت سکھی سے الگ نہیں کر سکتی ..... یہ سکھ مذہب کے قابل عزت پرچارک ہیں"

ترجمہ از خالصہ سماچار جلد ۲۹ صفحہ ۱۲

ایک اور صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"بابا سری چند سے سکھوں کا ایک مشہور فرقہ اداسی نکلے ہیں"

مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۲

ایک اور کتاب میں مرقوم ہے کہ:-

"اداسی فرقہ سکھ مذہب کا ایک فرقہ ہے"

ترجمہ از کیس صفحہ ۷۹

رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ شائع کر چکا ہے کہ:-

"اداسی مہاتما سکھ پنتھ کی ایک پرانی سمپردا تسلیم کی جاتی ہے"

بھادوں سمت ۴۶۷ نانک شاہی

سکھ صاحبان کے تسلیم کردہ سکھ مذہب کے قابل عزت پرچارک "اداسی مہاتما" گورو انگد صاحب کی گوریائی کے متعلق جو خیالات رکھتے ہیں۔ وہ ان کی ایک مشہور کتاب کے مندرجہ ذیل حوالہ سے بالکل واضح ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:-

"شری نانک دیو جی نے کسی نئے مت کی ستھاپنا نہیں کی .....
اتے ایو انہوں نے اپنا کوئی اترادھکاری نیکت نہیں کیا۔ ہاں اپنے آپ کو ان کے اترادھکاری گھوشت کرنے والوں نے گرہستھ ہونے کے کارن سوادھ وش ان کے پوتر نام کو ادوڑپن کے روپ سے کلنکت کیا"

[شروت منی چرتامرت ہندی صفحہ ۱۶۹ مصنفہ سوامی گنگیشورانند]

خلاصہ مطلب یہ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے کوئی نیا مذہب جاری نہیں کیا۔ اور نہ آپ نے کسی کو اپنا جانشین یا قائمقام ہی مقرر کیا۔ بعد میں آنے والوں نے خود ہی جانشینی مشہور کی۔ اور بابا صاحب کے ان جانشینوں کے متعلق اداسی فرقہ کے مشہور ودوان سوامی گنگیشورانند صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا ہم ترجمہ کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔

جنم ساکھیاں اور گورو انگد کی گوریائی

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنم ساکھیوں اور دوسری کتب کے ذریعہ ہمارے سکھ دوستوں نے اس عقیدہ کے پھیلانے کی کوشش کی کہ حضرت بابا نانک صاحب کے بعد ان کے جانشین گورو انگد صاحب تھے۔ لیکن ان کتب میں ہی ایسی باتیں بھی موجود ہیں۔ جو ان کے اس عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہیں۔

"سکھ اتہاس کی سب سے پہلی اور پرانی کتاب جنم ساکھی بھائی بالا بیان کی جاتی ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار شیر پنجاب لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء) جس پر کہ حضرت بابا نانک صاحب کی تمام تاریخ کا انحصار ہے (ملاحظہ ہو اخبار پنجاب امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء) اور بقول سکھ ودوانوں کے اگر وہ نہ ہوتی تو بابا صاحب کی کوئی تاریخ ہی نہ ہوتی۔ (گورو نانک چمتکار مصنفہ بھائی ویر سنگھ صفحہ ۳۹)

اس جنم ساکھی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو انگد صاحب کا گورو مقرر ہونا کوئی واضح مسئلہ نہ تھا۔ بلکہ اس میں شکوک شبہات بھی تھے۔ چنانچہ اس کے ابتدائی صفحات میں ہی مرقوم ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب کے چچا بھائی لالو صاحب نے بھائی بالا سے دریافت کیا کہ:-

بھائی بالا تو گورو نانک جی کا دوست ہیں سچ بتا
گورو انگد جی ہے کہ گورو سری چند ہویا ہے"

(ترجمہ از جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۳ گورمکھی)

بھائی بالا کی معلومات اس مسئلہ میں کس حد تک تھیں۔ اس کا پتہ بھی جنم ساکھی کے پہلے صفحہ سے ہی باسانی چل جاتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ کہ ایک دن بھائی بالا تلونڈی میں بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اور اس نے دوران گفتگو میں کہا کہ

"بھائی بالے آکھیا کہ بھائی سری گورو نانک جی تاں بے کنٹھ

دھام نوں لگ گئے (یعنی وفات پا گئے) اپنے استھان کس نوں بیٹھا گئے ہیں۔ تاں اک سکھ بولیا بھائی کسے پاسوں سنیا ہے۔ کہ اک سری انگد نام کھتری ہے۔ ترہن جات پھیرو دا پتر ہے۔ اس نوں بابا نانک جی اپنے استھان تے بٹھا گئے ہین" (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو انگد صاحب کی جانشینی کا مسئلہ کوئی یقینی مسئلہ نہیں۔ بلکہ بعد کی بناوٹ ہے۔ کیونکہ اگر باوا صاحب گورو انگد صاحب کو اپنا جانشین مقرر کر گئے ہوتے۔ تو اس سے آپ کا چچا جو آپ کی وفات کے وقت بھی آپ کے قریب تھا بے خبر نہیں ہو سکتا تھا۔ نیز گورو انگد صاحب کی گورپائی سے بھائی بالا کی لاعلمی بھی قابل غور ہے۔ اور جو شخص بھائی بالا کے سامنے گورو انگد صاحب کا باوا صاحب کا جانشین مقرر ہونا بیان کر رہا ہے۔ وہ بھی کسی غیر معروف شخص سے سنی سنائی بات ہی بتا رہا ہے۔ اس کا بھی ذاتی علم کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں نے کسی سے سنا ہے۔ کہ کوئی انگد نام کا کھتری ہے۔ جو باوا صاحب کا جانشین مقرر ہوا ہے۔ گویا وہ بھی گورو انگد صاحب سے بالکل ناآشنا ہے۔ اور یہ سنی سنائی حدیث بیان کرنے والے صاحب کون ہیں۔ اس کا بھی کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جنم ساکھی صرف یہی بتاتی ہے۔ کہ ایک سکھ نے ایسا کہا۔

جنم ساکھی سے تو یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو انگد صاحب کو بھائی بالا سے اور بھائی بالا کو گورو انگد صاحب سے کوئی واقفیت بھی حاصل نہ تھی۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ کہ جب بھائی بالا پہلی مرتبہ گورو انگد صاحب کے پاس آیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ "بھائی سکھا کتھوں آیا ہیں۔ اتے کون ہوندے ہو جی۔ تے کیہ کم آونا ہویا ہے تاں بھائی بالے نے ہتھ جوڑ کر ارداس کیتی سری گورو جی جٹ ہیندا ہاں تے گوت سندھو جٹ ہے۔ ناؤں بالا ہے۔ وطن والے تلونڈی دی ہے......... پھر گورو انگد جی پچھیا بھائی بالا توں سکھ کسدا ہیں۔ تے تینوں کون ملیا ہے۔ تاں بھائی بالا بولیا گورو جی میں سکھ گورو نانک جی دا ہاں۔ تے مینوں گورو نانک جی کا نو ویدی دا پتر ملیا ہے۔ پھر گورو انگد جی بولے۔ بھائی بالا توں گورو نانک جی ڈٹھا سی۔ تاں بھائی بالے آکھیا۔ گورو جی میں تھوں ترے ورہے گورو نانک جی وڈے سی۔ میں سری گورو نانک جی دے پچھے لگ پھردا ساں" (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۰۲)

گورو انگد صاحب اور بھائی بالا کی مندرجہ بالا گفتگو ظاہر کرتی ہے۔ کہ بھائی بالا اور گورو انگد صاحب ایک دوسرے سے بالکل ناآشنا تھے۔ گورو انگد اگر باوا صاحب کے مقرر کردہ جانشین ہوتے۔ تو اس سے بھائی بالا کیونکر ناواقف ہو سکتا تھا۔ اور گورو انگد صاحب کو بھائی بالا سے اس قدر ناواقفی کیسے ہو سکتی تھی۔ بھائی بالا تو سکھ لٹریچر کی رو سے باوا صاحب کے ساتھ اکثر سفروں میں رہا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا ایک ایسی کتاب ہے جو بقول سکھ دوستوں کے حضرت باوا نانک صاحب کے متعلق مشرح اور مفصل حالات سے پُر ہے۔ (ملاحظہ ہو مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو مصنفہ پروفیسر سندر سنگھ صاحب صفحہ ۷) اور جو باوا صاحب کی تمام تاریخ کا منبع اور مخزن ہے۔ اس میں گورو انگد صاحب کے جانشین مقرر ہونے کا مسئلہ جس رنگ میں بیان کیا گیا ہے وہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ اس جنم ساکھی میں تو یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ باوا صاحب کی زندگی کے آخری ایام میں بھائی بالا اور گورو انگد صاحب دونوں ہی آپ کے پاس موجود نہ تھے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

گورو انگد صاحب نے کہا۔ کہ بھائی بالا گورو مہاراج کی وفات کی ساکھی بھائی بڈھا جی سے دریافت کرو۔ کیونکہ جس طرح باوا صاحب نے آپ کو تلونڈی بھیج دیا تھا۔ اسی طرح سری گورو نانک صاحب نے وفات کے وقت مجھے کھڈور میں بھیج دیا تھا" (ترجمہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۲۵)

جنم ساکھی کے بعد سکھ صاحبان کی مشہور تاریخی کتب نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب اور تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب ہیں۔ ان کتب میں بھی گورو انگد صاحب کی گورپائی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لیکن ان کتب میں بھی بعض ایسی باتیں مرقوم ہیں۔ جو سکھ صاحبان کے اس عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہیں چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ گورو نانک صاحب راوی کے کنارے پر تشریف فرما تھے۔ اور لوگوں کو نصائح فرمانے میں مصروف تھے۔ کہ دنیا ایک عورت کی شکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کچھ فاصلہ پر آ کر رک گئی۔ اس نے اپنی عجیب و غریب حرکات کے ذریعہ حضرت باوا نانک صاحب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ لیکن باوا صاحب نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور اپنے مشن پر ڈٹے رہے۔ بھائی مردانہ کے ایک سوال پر آپ نے فرمایا کہ:-

"یہ دنیا ہے۔ جس کو مایا کہتے ہیں۔۔۔ یہ پہلے خود عابد اور زاہد لوگوں کے قدموں پر گرتی ہے۔ لیکن بعد میں اُن کو اپنے پاؤں پر گراتی ہے۔ یہ ہمارے بھی قدموں میں آنا چاہتی ہے۔ لیکن ہم خدا کے فضل سے اس کو قریب بھی نہیں آنے دیں گے۔ اور ہمیشہ دور ہی رکھیں گے۔ مگر ہمارے بعد جو ہوگا۔ اس کے دروازہ تک آ جائیگی۔ اور تیسری پیڑھی والے کے قدموں میں آ جائیگی۔ اور چوتھی پیڑھی والے کے گھر میں نواس کرے گی۔" (ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۲۵۰)

سکھ صاحبان کے مشہور مورخ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے بھی کچھ تھوڑے سے فرق کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر کیا ہے (ملاحظہ ہو نانک پرکاش اُتر اردھ ادھیائے ۸۲) شریمان بھائی ویر سنگھ صاحب نے نانک پرکاش کو سجاوٹ دیتے ہوئے دنیا کا عورت کی شکل میں حضرت باوا نانک صاحب کے پاس آنا دور نو میں تشبیہ استعاری روپ میں بیان کیا ہے جس کا عالم بھو سے تعلق نہ تھا۔ گویا کہ وہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ (ملاحظہ ہو نانک پرکاش سجاوٹ صفحہ ۱۱۹۰)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے سکھ بھائیوں کے مورخین گورو انگد صاحب کو باوا صاحب کا جانشین ظاہر کرنے کے علاوہ اس بات کا بھی برملا ذکر کرتے ہیں۔ کہ باوا صاحب نے قبل از وقت پیشگوئی کر دی تھی۔ کہ اُن کی جانشینی کی طرف منسوب ہونے والے گورو صاحبان بتدریج دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ اس صورت میں باوا صاحب کے بعد آنے والے گورو صاحبان کا مسلک باوا صاحب کے متعلق کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کا عمل باوا صاحب کے اسلام پر کیسے اثر ڈال سکتا ہے؟

(عباد اللہ گیانی۔ قادیان)

ہندی گورمکھی ٹریکٹوں کا سلسلہ

ہندو سکھ احباب کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ہندی۔ گورمکھی ٹریکٹ کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ ست سندیش اور ست بچن کے نام سے ایک ایک ٹریکٹ ۳۲ اور ۴۰ صفحات کے شائع ہو چکے ہیں۔ ہندی کے پہلے ٹریکٹ میں ویدک دھرم کی مستند کتب کے حوالجات سے آنے والے اوتار کے متعلق سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں جو حرف بحرف پوری ہوئیں مع التفصیل درج ہیں۔ سوشلزم اور اسلام کے موضوع پر بھی کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ ست بچن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات طیبات کا ترجمہ سکھ اور اقوال گرنتھ صاحب کے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ۔ ست بچن کے اغراض و مقاصد سورۃ فاتحہ کا ترجمہ حضرت باوا نانک رح اور اسلام پر مضامین درج ہیں۔ ہر دو کا دوسرا نمبر جو زیر ترتیب ہے۔ انشاء اللہ مجلس مشاورت سے پہلے ہی شائع ہو جائیگا۔ پہلے سے حجم بھی زیادہ ہوگا۔ احباب اُن کو کثرت سے منگوا کر ہندی۔ گورمکھی خوان اصحاب میں تقسیم کریں۔ کچھ پہلے نمبر بھی دفتر میں موجود ہیں احباب مستقل خریدار مہیا کریں۔ سالانہ چندہ دو دو روپے (علیحدہ علیحدہ) ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام تبلیغ احمدیت

حیدر آباد دکن

مکرم مولوی عبدالمالک خانصاحب ماہ فروری کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں موضع جینتہ کنٹہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر دو لیکچر دیئے۔ جن میں "صداقت احمدیت" کے دلائل بیان کئے۔ غیر احمدیوں نے ہمارے خلاف گالیوں سے بھری ہوئی کتاب شائع کر کے عوام میں تقسیم کی۔ اس میں مندرجہ اعتراضات کے جواب دیئے۔ علاوہ ازیں مسلسل کئی گھنٹوں تک انفرادی تبلیغ کرتا رہا۔ ریلوے سفر میں خدمت خلق کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ دوران سفر میں چند وکلاء کو تبلیغ کرنے کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ چند غیر احمدی دوستوں کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ تقریباً ۸۰ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور پچاس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خداتعالے کے فضل سے بارہ افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔

مالابار

مکرم مولوی عبداللہ صاحب مبلغ پندرہ روزہ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تین مقامات کا دورہ کیا۔ بیس افراد سے ملاقات کی۔ دس روز تبلیغی و تربیتی درس دیتا رہا۔ ۲۱۴ میل کے قریب سفر کیا۔ سلسلہ کی دیگر تحریکات میں بھی کوشاں رہا۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کے جلسہ پر تقریر کی۔ ۲۳ تاریخ کو ستانن کلم گیا۔ اس سے قبل پنگاڈی اور کالی کٹ کا دورہ کیا تھا۔ جہاں مذہبی و اصلاحی کام کے علاوہ تبلیغی درس دیتا رہا۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتا رہا۔ اور سلسلہ کے خلاف شائع ہونے والی کتابوں کے جواب کے لئے مختلف کتابوں سے مواد فراہم کیا جاتا رہا۔

بنگال

مکرم مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ ماہ فروری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۱۰ لیکچر دیئے۔ ۴۶ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ ۱۴ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ ۱۱۴ میل سفر کیا۔ نماز کے علاوہ قرآن کا ترجمہ بنگالی زبان میں کیا جاتا رہا۔ بعض احباب کو تبلیغ کرنے کے ہدایات دیں۔ علاوہ ازیں تعلیم و تربیت کے کام میں بھی مصروف رہا۔ اور دیگر تحریکوں میں بھی کوشاں رہا۔ اس ماہ میں خداتعالے کے فضل سے چار افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔

شملہ

مکرم عبدالحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ ماہ فروری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۶۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ اور ۱۰ افراد کو بذریعہ لٹریچر۔ موجودہ الیکشن کے سلسلہ میں سب احباب کو تبلیغ کا کافی موقعہ ملا۔ اخبار الفضل بعض غیر احمدی اور ہندو دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا جاتا رہا۔ سلسلہ کی کتب مختلف احباب کو پڑھنے کے لئے دی جاتی رہیں۔ بعض احباب نے تبلیغی خطوط بھی لکھے۔ ملک سعادت احمد صاحب نے اس سلسلہ میں خاص طور پر دلچسپی سے کام کیا۔

مکیریاں

مکرم مولوی روشن الدین صاحب مبلغ اپنی پندرہ روزہ رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲ لیکچر دیئے۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ایک مناظرہ کیا۔ انفرادی طور پر ۱۳۵ غیر احمدیوں کو پیغام حق سنایا۔ ۲ تربیتی درس دیئے اور ۱۴۰ میل سفر کر کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ تین افراد کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔ مرکزی چندوں اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی گئی۔ اس میں دو احباب چوہدری نور محمد صاحب اور چوہدری نذیر علی صاحب نے خاص طور پر میری معاونت کی۔ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے۔

بھمبر میں تبلیغی جلسہ

مکرم محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بھمبر ایک تبلیغی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ۳۰ فروری کو جناب قاضی نظام الدین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی صدارت میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد اشرف صاحب نے مذہبی رواداری کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی اس کے بعد جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے عالمانہ انداز میں تقریر کی۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ دوسرا اجلاس جناب سردار ہر جیت سنگھ صاحب ایم۔ اے نائب تحصیلدار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد اشرف صاحب نے "حقیقی اسلام" کے موضوع پر۔ اور جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقاریر کیں۔ یہ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

انبالہ شہر

مکرم بابو کرامت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ اپنی تبلیغی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں، کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت نے چار جلسے منعقد کئے۔ اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی جس میں ۱۲ احباب جماعت نے حصہ لیا۔ اور ۱۸۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں اخبار الفضل اور سلسلہ کی کتب غیر احمدی اصحاب کو مطالعہ کے لئے دی جاتی رہیں۔ اور اس طرح ایک سو سے زیادہ افراد تک پیغام حق پہونچایا گیا۔ تعلیم و تربیت کے متعلق بھی خاص توجہ دی جاتی رہی۔ سلسلہ کی دیگر تحریکوں میں بھی حصہ لیا۔

نئی دہلی

مکرم عبدالحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اپنی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کا ایک وفد ۱۷ فروری کو ضلع گوڑگاؤں کے ایک گاؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے گیا۔ جہاں مکرم چوہدری عبدالستار خانصاحب کے زیر اہتمام جو بہت با اثر اور بارسوخ آدمی ہیں ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں سیرۃ النبی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے مضامین پر تقریریں ہوئیں اس جلسہ سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اور اس تبلیغی وفد سے دوبارہ آنے کی خواہش کی گئی جلسہ کی منادی خدام نے خود کی۔ اللہ تعالے کے فضل سے چوہدری عبدالستار صاحب۔ اور ان کے فرزند چوہدری عبدالرشید خانصاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریری بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالے استقامت بخشے۔

جموں

مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں دو مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۱۵۴ اشخاص سے انفرادی طور پر ملاقات کی۔ ۴ درس دیئے اور دو سو میل کے قریب سفر کیا۔ مختلف کتب سلسلہ زیر مطالعہ رہیں۔ اور دو کس کو نوٹ لکھائے۔ سلسلہ کی دوسری تحریکوں میں بھی حصہ لیا۔ تربیتی اور تعلیمی امور کی طرف بھی توجہ دی گئی۔

کراچی

مکرم مولوی احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ اپنی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ افراد سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ ایک خطبہ جمعہ دیا گیا۔ باقاعدہ تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا۔ ۳۰ میل کے قریب سفر کیا۔ کتب جماعت زیر مطالعہ رہیں۔ تین احباب کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔ دیگر نظارتوں کے ساتھ تعاون کرنے میں کوشاں رہا۔ ۳ لیکچر دیئے گئے۔

کانپور

مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ اپنی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ بدھ پوری میں مدعو ہو کے جلسہ میں ۴۰ منٹ اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ سنتر کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔ تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ درثمین احمدیہ زیر مطالعہ رہی۔ ۲۲ فروری کو کھتیو سائیکل سوسائٹی میں پیشگوئی مصلح موعود پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔

کھوکھر ضلع گورداسپور

مکرم عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کھوکھر ماہانہ تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں صرف ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کی تشریح و توضیح کی گئی۔ نمازوں میں اوسط حاضری تسلی بخش رہی۔ ۳ ملحقہ دیہات کا دورہ کیا گیا۔ ۳۱ افراد زیر تبلیغ رہے۔ اس دوران میں الیکشن کے کام میں احباب جماعت نے نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس ضمن میں ناظر خانصاحب۔ فضل خانصاحب اور نوربخش صاحب کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے نہایت تندہی سے کام کیا۔ اللہ تعالے جزائے خیر دے۔

صدر انجمن احمدیہ کے لئے کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں دو درجن کے قریب مستقل آسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے گریجوایٹ اور میٹرک پاس احمدی کلرکوں کی ضرورت ہے۔ شعبہ انتظامیہ میں گریڈوں کی تفصیل صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۵۵ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۵ء میں درج ہے۔ جس کو امیدوار دفتر نظارت علیا میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) گریجوایٹ کو گریڈ دوم ۵۰-۲½-۶۵ براہ راست دیا جائے گا۔ اور گریڈ دوم ختم کرنے کے دو سال بعد گریڈ اول ۶۵-۳-۸۰ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد حسب قواعد سپرنٹنڈنٹ معاون ناظر و نائب ناظر کے گریڈ حاصل کر سکیں گے۔ بشرطیکہ وہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۱۲/- روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۲) میٹرک پاس امیدوار کو گریڈ سوم ۳۰-۲-۵۰ دیا جائے گا۔ گریڈ سوم ختم کرنے کے بعد حسب قواعد گریڈ دوم ۵۰-۲½-۶۵ اور گریڈ اول ۶۵-۳-۸۰ میں ترقی پا سکیں گے۔ بشرطیکہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۹/۸ روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۳) تمام امیدواروں کا ایک امتحان تحقیقاتی کمشن لے گا۔ جس کی تاریخ کا اعلان بذریعہ "الفضل" بعد میں کیا جائے گا۔ صرف پاس شدہ امیدواروں کو کارکن رکھا جائے گا۔ جن کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

(۴) ہر منظور شدہ امیدوار کے لئے پروبیشن کا زمانہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد اگر قابل ثابت ہو۔ تو مستقل کیا جائے گا۔

(۵) قاعدہ ۳۳۹ کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے جملہ مستقل کارکنان کو ریٹائر ہونے پر پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کا حق ہوگا۔ امیدوار اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف مندرجہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء تک ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو بھیج دیں۔

(۱) نام معہ ولدیت درخواست کنندہ (۲) امتحان جو پاس کئے معہ نقل اسناد (۳) تاریخ پیدائش (۴) تاریخ بیعت (۵) خاندانی حالات۔

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے۔ (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال تک (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق چال چلن خدمات سلسلہ کے متعلق۔

جن لوگوں کو قادیان میں رہ کر خدمت دین کرنے کا شوق ہو۔ اور خاصکر وہ احمدی کلرک جو فوجی ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں یا فارغ ہونے والے ہوں۔ یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلد از جلد اپنی درخواستیں ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھیجدیں۔

(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تحقیقاتی کمشن صدر انجمن احمدیہ)

لیباریٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ سائنس میں ایک لیباریٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار احمدی ہو۔ صحت اچھی ہو۔ انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں ۳۰/- روپے دی جاوے گی۔ قحط الاؤنس ۹/۸/- روپے اس کے علاوہ ہوگا۔ حسب قواعد ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس کے بعد مستقل کیا جائے گا۔ امیدواران کو چاہیئے۔ کہ اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و سفارش جماعت مقامی ۲۲/۳/۴۵ تک دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ امیدوار کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر مقرر کردہ تاریخ پر قادیان آنا ہوگا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

بحالی وصیت

۔۔۔م چودھری غلام محمد صاحب گرداور پھگلانہ کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ بقایا ادائیگی کے بحال کر دی ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۳۷۷ء۔ منکہ دوست احمد خاں خادم بی۔ اے ولد صفدر خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن گہرام پور ڈاکخانہ الکباڑا ضلع ٹیرہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ڈیڑھ بیگھہ زرعی زمین مختلف قطعات قیمتی ۲۵۰/- روپے ایک عدد مکان رہائشی خام قیمتی ۲۵۰/- روپے ایک ٹیوب ویل پانی کا نلکا قیمتی ۱۰۰/- روپے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد ۲۰۰/- روپے کے قریب ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد دولت احمد خاں خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی علم بخشی بازار ڈھاکہ گواہ شد۔ غلام صمدانی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

۹۰۸۱ء منکہ محمد عالم ولد علم دین قوم گجر پیشہ تبلیغ عمر ۸۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن فتح پور حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور (پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۲ نومبر کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی و مکانات سکونتی قیمتی اندازاً ۱۰۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ۳۱ روپے ماہوار صدر انجمن احمدیہ سے بطور وظیفہ ملتے ہیں۔ میں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد عالم متعلم دیہاتی مبلغین کلاس قادیان مورخہ ۱۱/۵/۴۵ء۔ کاتب الحروف مرزا محمد حسین احمدی مبلغین کلاس قادیان ۱۱/۵/۴۵ء گواہ شد علی محمد موصی و صحابی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد منظور احمد دیہاتی مبلغ کلاس قادیان ۱۱/۵/۴۵ء۔

۹۱۷۶ء۔ منکہ حفیظ احمد ولد چودھری نذیر حسین صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دوکھوبل ڈاکخانہ خانپور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے دس روپے جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حفیظ احمد بی۔ اے سٹوڈنٹ گواہ شد نذیر حسین والد موصی۔ گواہ شد شریفہ بی بی والدہ موصی۔

۹۲۱۳ء منکہ غلام احمد ولد احمد دین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ککرالی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۸۷/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی خبر بھی دیتا رہوں گا۔ العبد حوالدار کلرک غلام احمد۔ گواہ شد احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ککرالی والد موصی۔ گواہ شد صدر دین سکرٹری جماعت احمدیہ ککرالی۔

۹۳۰۸ء منکہ خدیجہ بیگم زوجہ چودھری محمد عبد الحمید خان صاحب قوم راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۶ حسب ذیل

وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی -/۲۰۰۰ سنہری حق مہر ایک ہزار روپیہ جیب خرچ -/۲۵ ماہوار پارچات ریشمی -/۸۰۰ سنگر مشین -/۳۰۰ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ اس کے اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو وہ بھی آئندہ اس میں شامل ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ جو جائز حکم صادر کرے گی۔ اس کی تعمیل کرتی رہوں گی۔

الامۃ خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الحمید خاں الیکٹریکل انجینئر امرتسر

گواہ شد:- عبد الحمید خاں خاوند موصیہ

گواہ شد:- مولا داد خاں پنشنر سب انسپکٹر سلطانپور

مرہم عیسیٰ جو کہ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مجربہ ہے۔ یہ پھوڑے پھنسی گنج خارش بواسیر ناسور۔ کاربنکل خنازیر۔ طاعون گنٹھ اور خبیث زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں سرطان رحم۔ قرحہ رحم۔ انشقاق رحم وغیرہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲؍ متوسط ۱ کلاں ۲؍ علاوہ محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دار العلوم قادیان سے طلب کریں

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور (رجسٹرڈ) ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم کی خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ **عرق نور** عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصول

المشتہر:- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز (رجسٹرڈ) عرق نور قادیان (پنجاب)

صندل پوڈر عورتوں کی ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مرد اور عورتوں اور بچوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ مستورات کے ضعف کو بالخصوص دور کرتا ہے اور بھوک لگاتا ہے۔ قیمت:- آٹھ آنے تولہ شیشی سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ **منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان**

دند اکسیر دانتوں کا ہلنا۔ خون اور پیپ کا نکلنا۔ مسوڑھوں کا پھول جانا۔ منہ سے بدبو کا آنا اسکے چند روزہ استعمال سے بفضل تعالیٰ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک ۱/۴؍ فی اونس!

حمید یہ فارمیسی قادیان

تارک افیون!

مدک چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اسکو بھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں تباہ کرتے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں نزدیک افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے اور افیون کو کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں اس دوا کے استعمال سے افیم مدک چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی بخش بان محلہ نخاس لکھنؤ

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ ۱۲؍ چھ ماشہ ۸؍ تین ماشہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا!

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا!

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے قیمت عہ ایک روپیہ کے پانچ مع محصولڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دورِ خسروی یعنی شاہنامۂ احمدیت

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جناب ثاقب صاحب زیروی کے تیار کردہ شاہنامۂ احمدیت کے ایک حصہ کو دورِ خسروی کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس کتاب کو ظاہری لحاظ سے دیدہ زیب بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اور خدا کے فضل سے مجلس اس میں کامیاب رہی ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ بہترین قسم کا استعمال کیا گیا ہے کتاب غیروں میں تبلیغ سلسلہ کا نہایت کارآمد ذریعہ ہے۔ اس کے متعلق صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ اور بعض دوسرے بزرگان سلسلہ کی آراء آپ اخبار میں ملاحظہ فرما چکے ہونگے ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت نہایت ہی کم یعنی صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دیجائیگی۔ عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

حیاتین یہ گولیاں طبیہ عجائب گھر کے ان مرکبات میں سے ہیں۔ جن پر اس کو انکی لاثانی خوبیوں کے باعث بجا طور پر ناز ہے۔ یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں بھوک بڑھاتی ہیں۔ جن کو کھانا کھانے کے بعد اپھارہ۔ ترش ڈکار۔ گرانی۔ متلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ دودھ اور گھی ہضم نہ کر سکتے ہوں۔ وہ ان گولیوں کے ساتھ ساتھ بتدریج دودھ اور گھی استعمال کریں۔ تو چند ہی دنوں میں سیروں دودھ اور گھی ہضم کر سکیں گے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد۔ ہیضہ۔ اسہال سے اور پیچش کیلئے بھی بہت مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔ نقرس اور گنٹھیا کو بہت حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ آہستہ آہستہ بدن کو مضبوط اور طاقتور بناتی ہیں قیمت ایک روپیہ کی ۸۴ گولیاں۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

طہران ۱۴ مارچ۔ روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف عنقریب طہران روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ روسی۔ ایرانی مذاکرات کو دوبارہ شروع کریں گے۔ کیونکہ ابھی تک ایرانی روسی مذاکرات قطعی طور پر منقطع نہیں ہوئے۔

پٹنہ ۱۴ مارچ۔ کانگرسی امیدوار ڈاکٹر سید محمود بہار اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔

جموں ۱۴ مارچ۔ اگست ۱۹۴۵ء میں مولانا آزاد اور پنڈت نہرو کی آمد پر سری نگر میں جو فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں مسلم کانفرنس کے معاون کارکنان ابوالسلام اور رحمن کمبو کو علی الترتیب پانچ سال اور ایک سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے دارالعوام میں کہا۔ کہ ایران کے بارے میں حکومت روس کی پالیسی سمجھنا مشکل ہے۔ یہ قیاس کرنا بھی محال ہے کہ وہ ایران سے کئے گئے مواعید کو پورا نہیں کرے گا۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ اتحادی اقوام کی تنظیم امن کا جو اجلاس ۲۱ مارچ کو نیویارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے برطانیہ۔ امریکہ اور روس کے وزرائے خارجہ کا ایک اجلاس نیویارک میں ہی منعقد ہوگا۔ اس وقت انگلستان اور روس کے باہمی تعلقات خطرناک حد تک کشیدہ ہو گئے ہیں۔ وزرائے خارجہ کے اجلاس میں یہی ناخوشگوار مراسم موضوع بحث ہونگے۔

بنارس ۱۳ مارچ۔ قلعہ چنار میں جو یہاں سے ۲۸ میل دور ہے۔ ۱۰ مارچ کو خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس میں ایک سنتری اور چار سویلین ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ میڈرڈ میں فرنچ سفارت خانہ کے سامنے دو ہزار طلباء نے ایک عجیب و غریب مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اپنی ٹھوڑیوں پر بکروں کی ڈاڑھیاں لگائی ہوئی تھیں۔ اور سروں پر فرنچ ٹوپیاں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ لوگ ڈاکٹر پیٹیان کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جنہیں پیرس میں ۱۶۳ افراد کو موت کے گھاٹ اتارنے کا ملزم گردانا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ اس سال حج کے لئے جانے والے مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ جو ہندوستانی اس سال اس سعادت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان کا شمار بیس پچیس ہزار کے درمیان ہوگا۔

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں بجٹ کے مطالبات زر کی پنج روزہ بحث آج ختم ہو گئی۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ دہلی میں جو ہنگامے ہوئے۔ اور جن میں ماڈل ٹاؤن کو آگ لگائی گئی۔ ان میں میونسپل کمیٹی کو ۶ لاکھ روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑا۔

کراچی ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا۔ کہ حکومت ہند اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ آئندہ حج بیت اللہ شریف کے لئے فضائی سروس جاری کر دی جائے۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے ۲۱ مارچ ۱۲ بجے بعد دوپہر پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلایا ہے۔ نئی پنجاب اسمبلی کے پہلے دن نئے سپیکر کے انتخاب پر کولیشن پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی میں طاقت کا پہلی مرتبہ امتحان ہوگا۔ پہلے تو ممبران حلف وفاداری لیں گے۔ اور اس کے فوراً بعد سپیکر کا انتخاب ہوگا۔ کولیشن پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی دونوں اپنا اپنا امیدوار کھڑا کر رہی ہیں۔ ۲۲ مارچ کو لالہ بھیم سین سچر فنانس منسٹر بجٹ پیش کریں گے

لنڈن ۱۴ مارچ۔ مارشل جوزف سٹالن نے جریدہ "پراودا" کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر ونسٹن چرچل نے فولٹن میں جو تقریر کی ہے۔ وہ بڑی خطرناک ہے۔ اور بے امنی کا موجب ہے۔ اور اتحادی اقوام میں اختلافات پیدا کرے گی۔ یہ خیالات تنہا مسٹر چرچل ہی کے نہیں۔ بلکہ ان کے ہمخیال برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مسٹر چرچل اور ان کے دوست ہٹلر اور اس کے رفقاء سے نمایاں مشابہت رکھتے ہیں۔ مسٹر چرچل نے بانی جنگ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔

نورمبرگ ۱۴ مارچ۔ جرمنی کے سابق وزیر جنگ مارشل بلومبرگ ایک فوجی ہسپتال میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث چل بسے

کراچی ۱۴ مارچ۔ سید میراں محمد شاہ جنہیں مسلم لیگ نے نامزد کیا تھا۔ سندھ اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے ہیں۔ مس جیٹھی سپاہی مالنی جنہیں کولیشن پارٹی نے نامزد کیا تھا۔ ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئی ہیں۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں تخفیف کی تحریکوں پر بحث ہوئی۔ اسمبلی نے ایگزیکٹو کونسل کے لئے ۳ لاکھ روپیہ کا مطالبہ ۴۹ اور ۴۲ ووٹوں کی نسبت سے نامنظور کر دیا۔ رائے شماری کے وقت مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔ مسٹر احمد نے سرکاری نوکریوں میں مسلمانوں کی کم نسبت پر غور کرنے کے لئے ایک تحریک تخفیف پیش کی تھی۔ لیکن ہوم ممبر کے یہ یقین دلانے پر کہ مسلمانوں کی نسبت کو پورا کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ تحریک تخفیف واپس لے لی گئی۔

لکھنؤ ۱۴ مارچ۔ یو۔ پی اسمبلی کے انتخابات میں پارٹیوں کی موجودہ پوزیشن یہ ہے:۔
کانگرس ۹۷۔ مسلم لیگ ۲۹۔ نیشنلسٹ مسلمان ۳۔ بڑے زمیندار ۶۔ کامرس ۲ یورپین ۲۔ اینگلو انڈین ایک۔ انڈی پنڈنٹ کرسچن ایک۔

بمبئی ۱۵ مارچ۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پھر ہوا۔ جس میں خوراک کی حالت کو زیر بحث لایا گیا۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

واشنگٹن ۱۵ مارچ۔ صدر ٹرومین نے آج ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ مستقبل قریب میں عظمائے ثلاثہ کی ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ برطانوی وزارتی وفد کے ہندوستان روانہ ہونے کے مسئلہ کو آج دارالعوام میں زیر بحث لایا جائیگا۔ یہ وفد ۲۳ مارچ کو کراچی پہنچ جائے گا۔

ایتھنز ۱۴ مارچ۔ اتحادی سروسوں کے ۸ ہزار شہری ملازموں نے ۲۴ گھنٹے کی بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اجرتیں بڑھائی جائیں۔ اور جرمنی جنگی قیدی مزدوروں کو نکالا جائے۔

انبالہ شہر ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ احرار لیڈروں نے پنجاب اسمبلی کی چند سیٹوں پر انتخابی عذرداریاں دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان میں لدھیانہ انبالہ مسلم شہری سیٹ بھی شامل ہے۔

پٹنہ ۱۵ مارچ۔ بہار اسمبلی میں اس وقت مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۱۰۰۔ مسلم لیگ ۷۰۔ مومن ۵۔ زمیندار ۲۰ متفرق ۱۲۔

کانپور ۱۵ مارچ۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ شہر کی حالت بالکل سدھر گئی ہے۔ تاہم ابھی تک کرفیو آرڈر جاری ہے۔ اس وقت تک چھ آدمیوں کے مرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

دہلی ۱۵ مارچ۔ ہندوستانی فوج میں اردو پڑھانے کے لئے خاص اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر ایک کورس مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی تشکیل سائنٹیفک اصول پر کی گئی ہے

شنگھائی ۱۵ مارچ۔ ہندوستانی تجارتی وفد جو ان دنوں چین کا دورہ کر رہا ہے۔ کے فی لیڈر مسٹر چینئو نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مستقبل قریب میں ہندوستان اور چین کے تجارتی تعلقات بہت مضبوط ہو جائیں گے۔ یہ وفد اس بات کا بھی جائزہ لے رہا ہے۔ کہ ہندوستان کا کس قدر تمباکو اور روئی چین میں لگ سکتا ہے۔

ٹوکیو ۱۵ مارچ۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان میں انتخابات کے بعد ایک ایسا آئین تیار کیا جائے گا۔ جس کی رو سے شہنشاہ جاپان کے بہت سے حقوق لے لئے جائیں گے۔